

پائیدار نمو کے لیے مجموعی اقتصادی بنیاد اور اصلاحات

Posted On: 25 OCT 2017 7:47PM by PIB Delhi

نئی دہلی 25 اکتوبر؛

وزارت خزانہ کے سکریٹریز کے ذریعے پریس کانفرنس میں پیش کردہ تفصیلات کی اہم خصوصیات درجہ ذیل ہیں:

I بھارت، مجموعی اقتصادی استحکام کا اہم مقام۔

مستحکم اقتصادی نمو

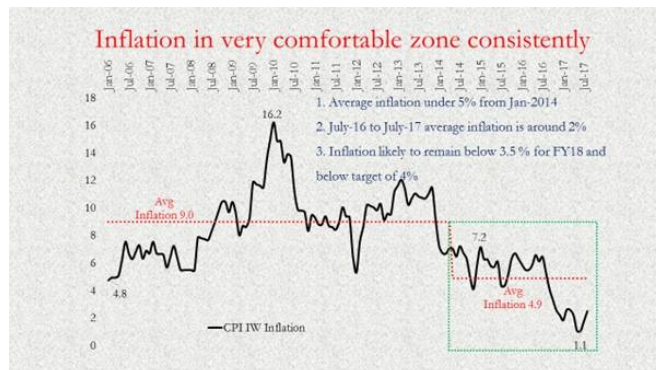
ہندوستان کی معیشت 2014-17، تین برسوں کے دوران 7.5 فیصد کی مستحکم رفتار کے ساتھ نمو پذیر ہے جس میں 2015-16 کے دوران 80 فیصد کی نمو رہی ہے۔ گذشتہ دو سہ ماہی کے دوران نمو میں عارضی طور پر کمی آئی تھی جو کہ نوٹ بندی اور جی ایس ٹی کی منتقلی کے عمل سے متاثر تھی، یہ صورتحال اب گزر چکی ہے، تمام اشاریے یعنی آئی آئی پی، اہم شعبے، عدد اشاریہ، آٹو موبائل، صارفین کی قوت خرچ وغیرہ مضبوط نمو کی جانب اشارہ کر رہے ہیں۔ رواں سال کی ہی دوسری سہ ماہی سے اچھی اقتصادی نمو متوقع ہے۔

موجودہ عالمی معیشت کا تعین فی الحال متعلقہ ایڈوانس معیشتوں اور ابھرتی منڈی میں ترقی پذیر معیشتوں، دونوں کی مستحکم سرگرمیوں سے ہوتا ہے۔ عالمی معیشت رفتہ رفتہ بہتری کی جانب گامزن ہے۔ یہ صورتحال 2016 کی مندی کے بعد پیدا ہوئی ہے جب نمو 3.2 فیصد تھی۔ سرمایہ کاری، تجارت اور صنعتی پیداوار کے شعبے میں نمایاں بہتری سے تجارت اور صارفین کا اعتماد بڑھا ہے جس سے معیشت کی بحالی میں مدد مل رہی ہے۔ اس سے برآمدات میں اضافے میں بھی مدد ملے گی جو ستمبر 2017 میں 25.6 فیصد کی مستحکم نمو سے ظاہر کرتی ہے جب کہ اپریل سے ستمبر کے دوران یہ تقریباً 12 فیصد تھی۔

مہنگائی پر قابو پالیا گیا ہے

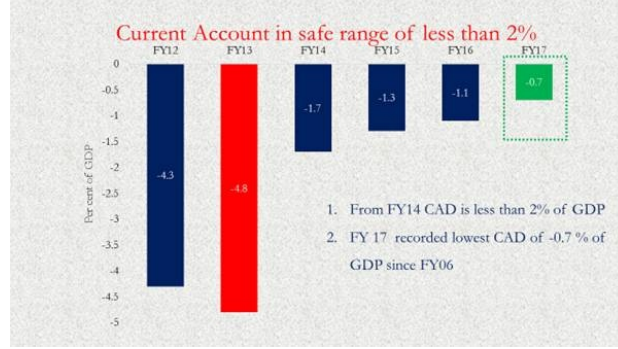
خام مال کی قیمتیں 2013-14 کی اونچی سطح میں کمی کے ساتھ حکومت کے ذریعے فیصلہ کن اقدامات کئے گئے ہیں جن سے عالمی قیمت قابل تجارت ہو گئی ہے اور معیشت کو مستحکم کرنے میں تیزی سے بڑھی قیمتوں میں نسبتاً کمی لانے میں مدد ملی ہے۔ مہنگائی 2012-13 اور 2013-14 کی دو عددی سے کم ہو کر اوسطاً 5 فیصد ہو گئی ہے۔ جولائی 2016 اور جولائی 2017 کے درمیان مہنگائی کی شرح 2 فیصد کے قریب تھی۔ صارفین قیمت عدد اشاریہ (سی پی آئی) پر مبنی مہنگائی کی شرح فی الحال 4 فیصد کے نشانے کے اندر ہے اور مالی سال 2017-18 کے دوران اس کے 3.5 فیصد کے قریب ہونے کی امید ہے۔ مہنگائی فی الحال 4 فیصد کے نشانے کے اندر ہے۔ پھر بھی ریزرو بینک آف انڈیا نے رواں مالی سال کی دوسری ششماہی کے دوران اس میں 4.2-4.6 فیصد اضافہ ظاہر کیا ہے جو کہ 4 فیصد کے ہدف سے تھوڑا زیادہ ہے لیکن 4+/-2 فی صد کی حد کے اندر ہے۔

صارفین قیمت عدد اشاریہ (مشتکہ) کی بنیاد پر اہم مہنگائی 2015-16 کے دوران 2014-15 کے 5.9 فیصد کے مقابلے میں اوسطاً 4.9 فیصد رہی۔ 2016-17 کے لیے سی پی آئی مہنگائی اوسطاً 4.5 فیصد رہی۔ اپریل-ستمبر 2017 کے دوران سال بہ سال مہنگائی گذشتہ سال کی متعلقہ مدت کے دوران رہی 5.4 فیصد کے مقابلے میں 2.6 فیصد رہی۔



معیشت میں عالمی سست روی کے باوجود باہری شعبوں کے اشاریے نمایاں بہتری ظاہر کی

گزشتہ 3-4 برسوں کے دوران مہنگائی میں کمی چالو کھاتے کے خسارے میں کمی کے ساتھ مجموعی اقتصادی استحکام آیا ہے۔ سال 2011-12 اور 2012-13 کے دوران چالو کھاتہ خسارہ خطرناک حد تک 4 فیصد سے زائد تھا جس کے نتیجے میں روپے کی شرح تبادلہ میں استحکام آیا تھا۔ چالو کھاتہ میں نمایاں بہتری سے جو چالو کھاتہ خسارے کی کم سطح سے ظاہر ہے، روپے کی شرح تبادلہ کے اتار چڑھاؤ میں معقول حد تک کمی آئی ہے۔



عالمی تجارت (اشیا اور خدمات) کی مقدار میں اضافے میں 2015 (ایم ایف، ڈبلیو ای او، اکتوبر 2017) کے 2.8 فیصد سے 2.2 فیصد کی کمی آئی ہے۔ اس صورت حال میں 2017 میں 4.2 فیصد اور 2018 میں 4.0 فیصد کی نمو کی امید ظاہر کی گئی ہے۔

ہندوستان کی سمندری تجارت

سال 2015-16 کے دوران برآمدات میں عالمی سطح پر مانگ میں کمی اور بین الاقوامی خام تیل کی قیمتوں میں تیزی سے کمی کے علاوہ دوسری اشیا کی قیمتوں میں کمی کی وجہ سے درآمدات میں بھی کمی آئی۔ سال 2016-17 کے دوران برآمدات میں 5.2 فیصد کا اضافہ ہوا جب کہ درآمدات میں 0.9 فیصد کا اضافہ ہوا جس سے تجارتی خسارے کو کم کرنے میں مدد ملی ہے۔ اپریل-ستمبر 2017 کے دوران سمندری برآمدات اور درآمدات میں ڈالر کے لحاظ سے بالترتیب 11.5 فیصد اور 25.1 فیصد کا اضافہ ہوا جس کے نتیجے میں اپریل-ستمبر 2016 میں 43.4 بلین امریکی ڈالر کا تجارتی خسارہ بڑھ کر اپریل-ستمبر 2017 میں 73.1 بلین امریکی ڈالر تک پہنچ گیا۔

سال 2015-16 میں چالو کھاتہ خسارہ (سی اے ڈی) 2014-15 میں مجموعی گھریلو پیداوار (جی ڈی پی) کے 1.3 فیصد کے مقابلے میں جی ڈی پی کا 1.1 فیصد تھا۔ سی اے ڈی میں 2016-17 میں جی ڈی پی کے 0.7 فیصد تک معمولی کمی آئی جو کہ 2015-16 میں 130.1 بلین امریکی ڈالر سے گھٹ کر 2016-17 میں 112.4 فیصد تک ہو گئی۔ پھر بھی چالو کھاتہ خسارہ 2016-17 کی پہلی سہ ماہی کے دوران (جی ڈی پی کے 0.1 فیصد) 0.4 بلین امریکی ڈالر سے کم ہو کر 2017-18 کی پہلی سہ ماہی کے دوران (جی ڈی پی کا 2.4 فیصد) 14.3 بلین امریکی ڈالر تک بڑھ گیا، ایسا اس مدت کے دوران تجارتی خسارے میں اضافے کی وجہ سے ہوا ہے۔

مضبوط براہ راست غیر ملکی سرمایہ کاری

ہندوستان میں 2016-17 کے دوران براہ راست غیر ملکی سرمایہ کاری (ایف ڈی آئی) 2014-15 کی 45.1 بلین امریکی ڈالر اور 2015-16 میں 55.6 بلین امریکی ڈالر کے مقابلے میں 60.2 بلین امریکی ڈالر کی بقدر رہی۔ یہ ہندوستانی معیشت میں عالمی اعتماد کو ظاہر کرتی ہے۔ اپریل-اگست 2017 کے دوران معیشت میں مجموعی ایف ڈی آئی سرمایہ کاری 30.4 بلین امریکی ڈالر کی بقدر رہی جب کہ یہ گزشتہ سال کی متعلقہ مدت کے دوران 23.3 بلین امریکی ڈالر کی بقدر تھی۔

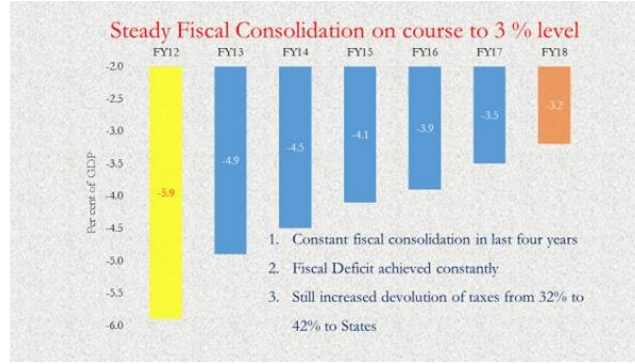
غیر ملکی تبادلہ کا خزانہ

مارچ 2017 کے اختتام پر غیر ملکی زر تبادلہ کا خزانہ مارچ 2016 کے 360.2 امریکی ڈالر کے مقابلے میں 370 بلین امریکی ڈالر رہا۔ 13 اکتوبر 2017 کو غیر ملکی تبادلے کا خزانہ 400 بلین امریکی ڈالر سے تجاوز کر گیا۔ گزشتہ برسوں کے دوران غیر ملکی تبادلے کے خزانے میں اضافہ سے غیر ملکی شعبے پر مبنی زیادہ تر زر مبادلہ میں بدلاؤ کے اشاریے میں بہتری آئی ہے۔



مالی حالت میں تیزی سے بہتری آئی ہے اور مالی استحکام اپنی راہ پر گامزن

گذشتہ چند برسوں کے دوران مالی خسارے میں تیزی سے استحکام آیا ہے۔ مرکزی حکومت کا مالی خسارہ 2011-12 کی خطرناک سطح 6 فیصد کے قریب پہنچ گیا تھا جب کہ 2011-12 اور 2013-14 میں یہ اوسطاً 5 فیصد سے زیادہ تھا۔ حکومت مالی استحکام کے لیے پابند عہد ہے اور 2016-17 میں مالی خسارے میں ڈی جی پی کے 3.5 فیصد لاکر تیزی سے کمی کی ہے اور 2017-18 کے بجٹ تخمینے کے مطابق اس میں 3.5 فیصد تک کی مزید کمی ظاہر کی گئی ہے۔



حکومت ہند کا مالی خسارہ جی ڈی پی کے تناسب کے مطابق 2015-16 میں 3.9 فیصد اور 2016-17 میں 3.5 فیصد (نظر ثانی شدہ تخمینہ) اور 2017-18 میں 3.2 فیصد ہونے کا امکان پیش کیا گیا ہے۔ سرکاری اخراجات میں نقصانات کو کم کرنے کے ساتھ اخراجات کو ضابطہ بند کرنے پر توجہ مرکوز کی گئی ہے اور اس مقصد کے حصول کے لیے نئے مالیہ کے حصول کی کوششوں میں مدد ملی ہے۔

اندرونی و بیرونی سرکاری قرضوں کے اسٹاک کے نقطہ نظر سے ہندوستان کو مالی قرض کی ادائیگی سے متعلق سنگین مسائل کا سامنا نہیں ہے۔ جی ڈی پی کے تئیں حکومت ہند کی واجب الادا کل دین داری کا تناسب 2016-17 (نظر ثانی شدہ تخمینہ) کے اختتامی سال کے 46.7 فیصد سے 2017-18 کے 44.7 فیصد تک کم ہونے کی تجویز پیش کی گئی ہے۔

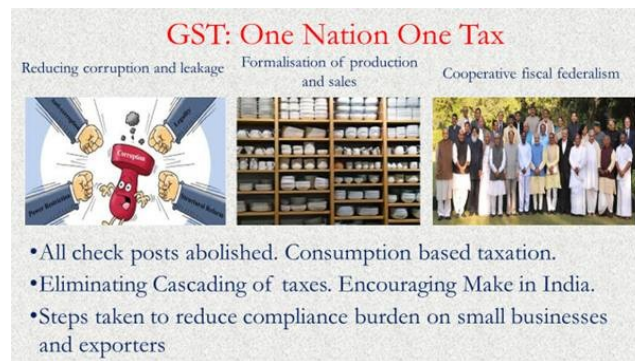
مرکز کے ٹیکس مالیہ میں 2016-17 (عبوری اصل) میں 16.8 فیصد کا اضافہ ہوا ہے اور 2017-18 میں 11.3 فیصد نمو کی تجویز پیش کی گئی ہے۔

اپریل - اگست کے دوران مالی خسارہ اخراجات کے مد میں پورے سال کا مجوزہ مالی خسارہ 96 فیصد ہے لیکن امید ہے کہ بجٹی سال کا مالی خسارہ جی ڈی پی کے 3.2 فیصد سے زائد نہیں ہوگا۔

II. منتقلی سے متعلق اصلاحات

جی ایس ٹی کی شکل میں قابل ذکر اصلاح

کثیر تعداد میں مرکزی اور ریاستی بالواسطہ ٹیکسوں کا اطلاق، جی ایس ٹی ایک قابل ذکر اصلاح رہا ہے جو کہ یکم جولائی 2017 سے نافذ العمل ہو گیا ہے۔ جی ایس ٹی کی شروعات جامع، اقتصادی اور سیاسی حصولیابیوں کو ظاہر کرتا ہے، جو کہ ہندوستان کے ٹیکس اور اقتصادی اصلاحات میں بے مثال ہے۔ اس نے ڈھانچہ جاتی اصلاحات میں امید کی کرن روشن کی ہے۔ اس کے نتیجے میں پورے ملک میں یکساں ٹیکس کا نفاذ ہوا ہے اور اس سے سامان کی نقل و حرکت پر ٹرانسپورٹ کی پابندیاں ختم کرنے میں مدد ملی ہے۔ اس کے نتیجے میں سامان کی نقل و حرکت میں تیزی آئی ہے اور مشترکہ مندی بنی ہے۔ بدعنوانی اور نقصانات میں کمی آئی ہے اور میک ان انڈیا پروگرام میں مزید مدد ملی ہے۔ اس سے مالیہ، سرمایہ کاری اور وسط مدتی اقتصادی نمو کو فروغ ملنے کی امید ہے۔ سخت دشواریوں کے باوجود جنہیں حکومت اور جی ایس ٹی کونسل دور کر رہی ہے اس کے مالیہ کی شکل میں نتائج نمودار ہو رہے ہیں جو کہ حوصلہ افزا ہیں۔



دیوالیہ اور ادائے قرض سے معذوری

منظر نامے کو یکسر بدلنے والی ایک دسری اصلاح ادائے قرض سے معذوری اور دیوالیہ قرار دیئے جانے سے متعلق ضابطہ، 2016 (ضابطہ) ہے جسے 28 مئی 2016 کو قانونی شکل دی گئی۔ مقصد یہ تھا کہ قرض سے ادائیگی سے معذور کمپنیاں اور ان کے محدود ، اور متعلقہ ادارے (واجبات، شراکت داری اور دیگر محدود واجبات والے ادارے) غیر محدود واجبات شراکت داری اور افراد، فی الحال جنہیں متعدد

قوانین میں شامل کیا گیا ہے ان سب کو ایک واحد قانون سازی کے تحت لایا جاسکے۔ یہ ضابطہ ایک جامع، جدید اور مستحکم ادائیگی قرض سے معذوری اور دوا لہ پن سے متعلق منظم نظام فراہم کرے گا جو عالمی معیارات کے مطابق ہوگا اور کچھ پہلوؤں کے لحاظ سے ان سے بھی بہتر ہوگا۔

Insolvency and Bankruptcy Regime

- An effective and Internationally best practice based insolvency regime institutionalised in India
- Strong time bound process ensuring quicker resolution
- By June, 2050 Applications filed before NCTL
- 347 applications for corporate insolvency resolution process admitted as on 30th September, 2017
- 22 voluntary liquidation
- 1054 insolvency personnel registered
- Resolution have also commenced
- Liquidation process triggers on if resolution process does not succeed in given time frame
- Financial Resolution and Deposit Insurance Bill 2017 introduced to complete the circle

حکومت نے اس کوڈ کے نفاذ کے لیے فوری طور پر اقدامات کئے۔ اب تک، این سی ایل ٹی سے قبل تقریباً 2050 درخواستیں بھری جاچکی ہیں، جن میں سے 112 درخواستیں داخل کی گئی ہیں اور دیگر درخواستوں کو یا تو رد کردیا گیا ہے یا واپس لے لیا گیا ہے۔ داخل کی گئی درخواستوں میں سے ڈیفالٹس کی حد کچھ لاکھ روپے سے لے کر کچھ ہزار کروڑ روپے تک ہے۔ آر بی آئی کے ذریعہ اعلان شدہ 12 بڑی ڈیفالٹس اسے بہت تیزی سے وسیع کر رہے ہیں۔

نوٹ بندی سمیت کالے دھن کے خلاف جنگ

یہ پہل اس طرح ہے: (اے) کالے دھن کو روکنے کے سلسلے میں کالے دھن کی نگرانی، تفتیش اور جائزے کے لیے کالے دھن پر خصوصی تحقیقاتی ٹیم، مئی 2016 میں تشکیل دی گئی ہے۔ (بی) بلیک منی (بیرون ممالک میں پوشیدہ آمدنی اور اثاثے) اینڈ امپوزیشن آف ٹیکس ایکٹ 2015 اور اس پر یکم جولائی 2015 سے مؤثر عمل آوری ہے۔ (سی) آمدنی کے انکشاف اسکیم، 2016 ، اور (ڈی) یکم نومبر 2016 سے مؤثر جامع بے نامی ٹرانزیکشن (امتناع) ترمیمی ایکٹ 2016 پر عمل آوری سے کالے دھن پر روک اور جمع خوری روکنے کے خلاف لڑائی میں مختلف سطحوں پر مختلف طرح کی کامیابی حاصل ہوئی ہے۔

ہاؤسنگ ڈیولپمنٹ

حکومت نے 2017-18 کے بجٹ میں مختلف اقدامات کا اعلان کیا۔ اس کا مقصد معیشت کی ترقی کو بڑھاوا دینا ہے جس کے تحت بنیادی ڈھانچے کے فروغ کو رفتار دینا ہے۔ اس میں سستے گھر فراہم کرنا، شاہراہوں کی تعمیر اور ساحلی کنکٹوٹی کو بڑھانے کے لیے زیادہ رقومات مختص کی گئی ہیں۔

ادارہ جاتی اصلاحات

ادارہ جاتی اصلاحات میں فوائد کی راست منتقلی کا ہدف اور اس پر زور دینے کے ذریعہ سرکاری ڈیلوری میں لیکج (دلالی) سے چھٹکارا اور اخراجات کا تاویلی حساب کتاب شامل ہیں۔ اس کے علاوہ مضبوط مؤثر مالی شمولیت پروگرام، حکمرانی میں پالیسی اور فیصلہ سازی میں شفافیت میں سدھار، اجولا ڈسکام اشیورنس یوجنا (اودے) ڈسکام کے لیے پروگرام ، مختلف شعبوں میں ایف ڈی آئی ضابطوں میں لچک، اور نیشنل انٹلیکچول پروپرٹی رائٹس حکومت کے ذریعہ نافذ کی گئی دیگر ادارہ جاتی اصلاحات ہیں۔

تجارت کرنے میں آسانی کو مزید بہتر بنانا

فلینگ شپ پروگرام 'میک ان انڈیا' کے تکمیل دیگر پروگراموں میں تجارت کرنے میں آسانی کو مزید بہتر بنانے کے لیے اقدام، اسٹارٹ اپ انڈیا اور اسٹینڈ اپ انڈیا پہلوؤں کے تحت صنعت سازی سے متعلق ہنر اور صلاحیت کو نکھارنا اور اس کی حوصلہ افزائی اور عالمی تشہیر سے عالمی پیمانے پر تجارت کرنے کے لیے ہندوستان کو ایک اہم مقام بنانے اور عالمی رینکنگ میں اسے اوپر اٹھانے میں مدد ملی ہے۔

ایف ڈی آئی پالیسی نظام میں بنیادی تبدیلیاں: زیادہ تر شعبے ایف ڈی آئی کے خودکار راستے پر

حکومت نے 20 جون، 2016 کو ایف ڈی آئی نظام میں بنیادی تبدیلیاں کرکے اسے مزید لچکدار بنایا تھا۔ اس کا مقصد روزگار اور نوکریوں کے بڑے مواقع فراہم کرنا ہے۔ نومبر 2015 میں بڑی اصلاحی تبدیلیوں کے اعلان کے بعد یہ دوسری بڑی اصلاح ہے۔ اب، زیادہ تر خودکار منظوری راستے کے تحت (ایک چھوٹی منفی فہرست کے علاوہ) کام کریں گے۔

پر عزم سرمایہ نکاسی پروگرام

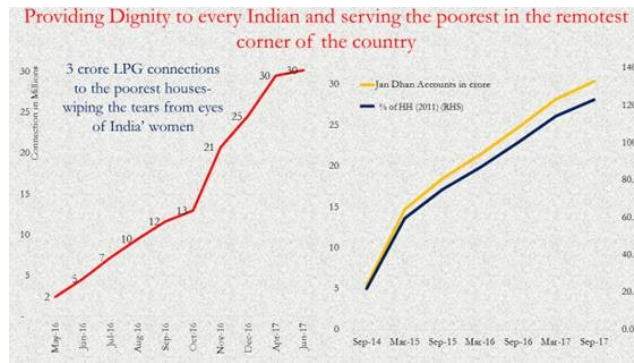
گزشتہ تین برسوں کے دوران سرکاری شعبے کے اداروں میں سرمائے کی نکاسی سے ٹیکس یا محصول میں متواتر اضافہ ہو رہا ہے اور حکومت نے، رواں مالی سال میں محصول میں بلند ترین اضافے کا ہدف رکھا ہے۔



شمال مشرقی خطے میں غریب کنبوں کے لیے بہبودی و فلاحی پروگرام

حکومت نے، غریب سے غریب ترین کو امداد فراہم کرنے وار ان کے زندگی گزارنے کے طریقوں یا معیار زندگی کو بہتر بنانے اور خصوصی طور پر خواتین پر توجہ دیتے ہوئے، مئی 2016 اور جون 2017 کے درمیان 3 کروڑ سے زیادہ ایل پی جی کنکشن فراہم کیے ہیں جن سے آلودگی سے پر اور صحت کے لیے خطرناک روایتی ایندھن کے استعمال پر روک لگی ہے۔

اسی طرح غریب لوگوں کو انسانی اور قدرتی آفات کے صدموں اور اس سے ہونے والے نقصانات سے محفوظ رکھنے کے لیے پردھان منتری جیون جیوتی بیمہ یوجنا اور پردھان منتری سواستھیہ یوجنا کے تحت، ستمبر 2017 تک 14 کروڑ افراد نے اندراج کیا ہے۔



III انفراسٹرکچر پیش

حکومت، معاشی ترقی کو نئی رفتار دینے اور روزگار کے فروغ کے پیش نظر بنیادی ڈھانچے کی ترقی کے لیے سرکاری اخراجات میں مسلسل اضافہ کر رہی ہے۔ اس سلسلے میں حکومت ہند نے اس سال (ستمبر 2017 تک) 21.46 لاکھ کروڑ روپے کے بجٹ میں سے 11.47 لاکھ کروڑ روپے (گزشتہ برس کے مقابلے میں 1.2 لاکھ کروڑ روپے کے اضافے کے ساتھ) صرف کئے ہیں۔

یہ رقم خصوصی طور پر کلیدی ترقیاتی شعبوں جن میں دیہی سڑکیں، ہاؤسنگ، ریلویز، قومی شاہراہیں اور ڈیجیٹل انفراسٹرکچر شامل ہیں یہ صرف کی گئی ہے۔ حکومت ہند نے سال 2017-18 کے لیے مالی اخراجات کا ہدف 3.09 لاکھ کروڑ روپے رکھا ہے جو گزشتہ برس کے مقابلے میں 31.28 فیصد زیادہ ہے۔

ریلوے

ریلوے کے مالی اخراجات کے لئے 131000 کروڑ روپے کا ہدف مقرر کیا گیا ہے۔ اس ہدف میں سے 50762 کروڑ روپے کے اخراجات حاصل کر لئے گئے ہیں۔ اس کا بنیادی مقصد حفاظت میں بہتری کے لئے بنیادی ڈھانچے کو ترقی دینا، نئی لائنیں بچھانا اور مسافروں کو سہولیات فراہم کرنا ہے۔ اصل کام، جو مکمل کر لئے گئے ہیں، ان میں سے درج ذیل کام بنیادی کام ہیں: نئی لائنیں (تعمیراتی کام) (4531.93 کروڑ روپے)، گیج کنورژن (1842.24 کروڑ روپے)، ای بی آر - پارٹنر شپ (11504.29 کروڑ روپے)، ٹریک کو ڈبل کرنا (4069.60 کروڑ روپے)، ٹریفک سہولیات (517.05 کروڑ روپے)، رولنگ اسٹاک (8214.11 کروڑ روپے)، پٹے پر دیئے گئے اثاثے کا اہم عنصر (7781.97 کروڑ روپے)، روڈ اور / انڈر برج (1068.09 کروڑ روپے)، ٹریک کی تجدید کاری (2837.72 کروڑ روپے)، بجلی کے پروجیکٹ (1119.17 کروڑ روپے)، مسافروں کے لئے سہولیات (539.73 کروڑ روپے)، جے وی / ایس پی وی میں سرمایہ کاری (1263.52 کروڑ روپے)، میٹرو پولیٹن ٹرانسپورٹ پروجیکٹس (446.16 کروڑ روپے)، وغیرہ۔

سوبھاگیہ (پردھان منتری سہج بجلی گھر یوجنا)

- اس پروگرام کے تحت 19 مارچ تک ملک کے ان گھرانوں میں، جہاں بجلی نہیں پہنچی ہے، ان تک بجلی کنکشن پہنچانے کے لئے ملک گیر بجلی کاری کا عمل شروع کیا گیا ہے۔ بجلی کاری کا یہ عمل دیہی بجلی کاری کی اسکیم (دین دیال اپادھیائے گرام جیوتی یوجنا) کے علاوہ ہے۔
- اس پر مجوزہ لاگت 16320 کروڑ روپے آئے گی۔

دیہی سڑکیں - پی ایم گرام سڑک یوجنا (پی ایم جی ایس وائی)

پی ایم جی ایس وائی کے پہلے مرحلے اور دوسرے مرحلے کو مکمل کرنے کے لئے حکومت ہند نے ریاستوں کے ساتھ مل کر اگلے تین سالوں میں 88185 کروڑ روپے خرچ کرنے کی تجویز پیش کی ہے۔ یہ تین سال 2017-18ء سے شروع ہوں گے۔ اس کے نتیجے میں 109302 کلو میٹر دیہی سڑکوں کی تعمیر کی جائے گی، جو 36434 آبادی کا احاطہ کریں گے۔

مزید برآں، 2019-20ء تک 11725 کروڑ روپے کی لاگت سے سڑکیں تعمیر کی جائیں گی، جس میں 5411 کلو میٹر موجودہ سڑکوں کی تجدید کاری اور 44 ایل ڈبلیو ای اضلاع میں نئی سڑکوں کی تعمیر شامل ہے۔

پی ایم آواس یوجنا (پی ایم اے وائی) - شہری اور دیہی

ہر ایک کے لئے ملک گیر سطح پر مناسب قیمت پر مکانات کی فراہمی کا عمل شروع کیا جا رہا ہے اور اس میں تیزی لائی جا رہی ہے تاکہ تعمیراتی شعبے کو زیادہ سے زیادہ فروغ دیا جا سکے۔ پی ایم اے وائی (شہری) کے تحت اگلے تین برسوں میں 185069 کروڑ روپے کی لاگت سے 1.2 کروڑ اکائیاں تعمیر کی جائیں گی۔ پی ایم اے وائی (دیہی) کے تحت 19 مارچ تک مرکز اور ریاستوں کے اشتراک سے 126795 کروڑ روپے کی لاگت سے 1.02 کروڑ رہائشی اکائیاں (اس سال 51 لاکھ رہائشی یونٹیں) تعمیر کی جائیں گی۔

بھارت مالا پریوجنا

موثر نقل و حمل کی فراہمی کے تئیں اپنی عہد بستگی کو آگے بڑھانے ہوئے حکومت نے تنگ سڑکوں کو چوڑا کیا ہے اور شاہراہوں کی ترقی اور سڑکوں کی تعمیر کے پروگرام میں نمایاں طور پر تیزی لائی ہے۔ ملک بھر میں اشیا کی نقل و حمل اور لوگوں کی آمد و رفت میں مزید آسانی پیدا کرنے کے لئے حکومت ایک نیا امبریلا پروگرام شروع کرنے جا رہی ہے۔

535000 کروڑ روپے کی لاگت سے شروع کئے جانے والے بھارت مالا پریوجنا سے 14.2 کروڑ کام کے دن مہیا ہوں گے۔

بی ایم پی کے تحت سڑکوں کے درج ذیل زمروں (34800 کلو میٹر) کی تجویز پیش کی گئی ہے۔

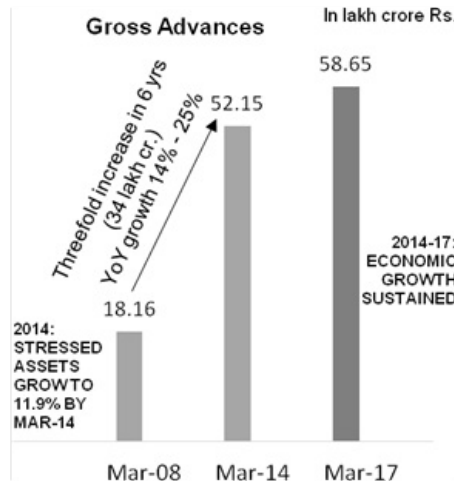
معاشی راہداریاں (9000 کلو میٹر)

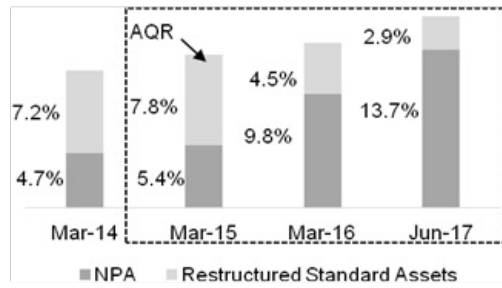
انٹر کاریڈور اور فیڈر روٹ (6000 کلو میٹر)

قومی راہداریوں کا فروغ (5000 کلو میٹر)

سرحدی سڑکیں اور عالمی رابطہ کاری (2000 کلو میٹر)

ساحلی سڑکیں اور بندر گاہ کی رابطہ کاری (2000 کلو میٹر)





IV سرکاری شعبے کے بینکوں میں از سر نو سرمایہ لگانا

- حکومت سرکاری شعبے کے بینکوں کو مضبوط کرنے کے نئی عہد بستہ ہے -
- ان غیر پرفارمنگ اثاثوں کی وراثت کو شفاف بنانے کے لئے سر فہرست بینکوں میں از سر نو 211000 کروڑ روپے کی سرمایہ کاری -
- بینکوں کو مستحکم کر کے قرض دینے کے معاملے میں اضافہ کرنا -
- بینک ملازمتوں اور ترقی کے لئے ایم ایس ایم ای کو رفتار عطا کریں گے -

حکومت نے ترجیحی بنیاد پر سرکاری شعبے کے بینکوں میں از سر نو پونجی لگانے کے لئے زبردست اقدامات کئے جانے کا فیصلہ کیا ہے ، جس کا مقصد قرض دینے کے معاملے میں اضافہ کرنا اور ملازمتوں کی پیداوار ہے - حکومت کے اقدامات سرکاری شعبے کے بینکوں میں از سر نو پونجی لگانے کے مسئلے سے نمٹنے تک ہی محدود نہیں ہیں - از سر نو پونجی لگانے کے ساتھ قطعی اقدامات کئے جائیں گے تاکہ بینکوں کو اس لائق بنایا جا سکے کہ وہ مالیاتی نظام میں ایک بڑا رول ادا کریں - وہ سرکاری شعبے کے بینک ، جن کے پاس بینک کاری میں 70 فی صد مارکیٹ شیئر ہے ، انہیں مزید ترقی دی جائے گی - ملک بھر میں 'مدرا پروتساہن' کے ذریعے یہ مرحلہ شروع ہو چکا ہے -

حکومت نے 14 اگست ، 2015ء کو سرکاری شعبے کے بینکوں میں از سر نو پونجی لگانے اور ان کی تجدید کاری کے لئے اندرا دھنش پلان کا اعلان کیا تھا - حکومت کو 2018-19ء تک 180000 کروڑ روپے کے مالی سرمایہ کی ضرورت درپیش ہے - اس کے مطابق حکومت نے 70000 کروڑ روپے کا پروویژن تیار کیا ہے اور بینکوں کے ذریعے 110000 کروڑ روپے مارکیٹ سے سرمایہ جمع کرنے کا ہدف رکھا ہے - اب تک حکومت نے سرکاری شعبے کے بینکوں میں 51858 کروڑ روپے کی پونجی لگائی ہے - حکومت نے دباؤ والے اثاثوں کی بازیابی کا راستہ ہموار کرنے کے لئے قانون میں متعدد تبدیلیاں کی ہیں - قرض کی ادائیگی میں معذوری اور دیوالیہ پن کے کوڈ کا نفاذ قرض کی ادائیگی میں معذوری اور دیوالیہ پن جیسے مسئلوں سے نمٹنے کے لئے ایک متحدہ فریم ورک کے طور پر عمل میں آیا ہے -

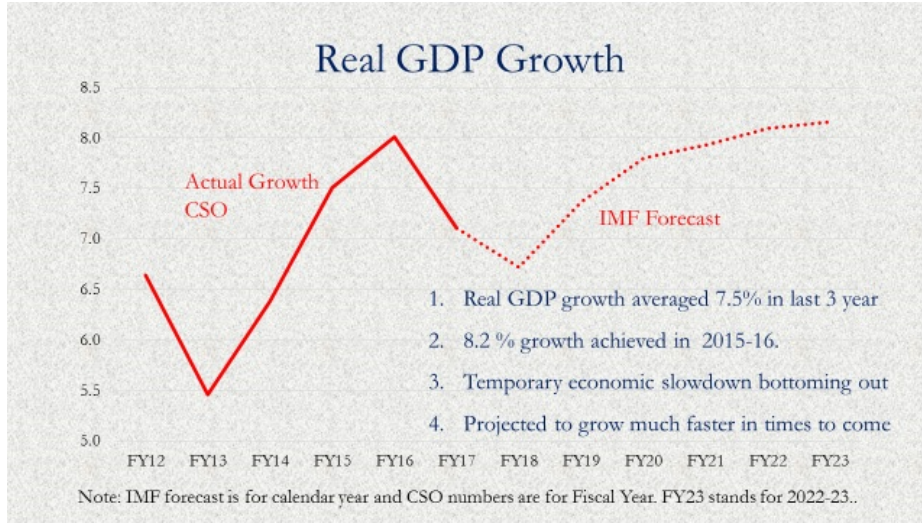
پچھلے تین سالوں میں اٹھائے گئے ان جرأت مندانہ اقدامات نے نہ صرف یہ کہ وراثت کے مسئلوں کو حل کیا بلکہ سرکاری شعبے کے بینکوں کی تعمیر نو کے مقصد سے کی جانے والی اصلاحات کو مزید رفتار بخشی - اسٹیٹ بینک آف انڈیا کے استحکام کے ساتھ مضبوط اور بڑے بینکوں کی تعمیر کا عمل شروع ہو گیا ہے اور ان بینکوں میں از سر نو سرمایہ کاری کرنے کا ، جو اعلان کیا گیا ہے ، اس سے ، انہیں مزید تقویت ملے گی - ہر ایک سرکاری شعبے کے بینک کی مضبوطی کی بنیاد پر ایک الگ تھلگ طریقہ کار اس کے لئے اختیار کیا جائے گا -

V مستقبل میں مضبوط ترین معاشی ترقی

جی ڈی پی شرح ترقی کے تخمینہ کے مطابق معیشت کی اصل ترقی میں بتدریج بہتری آئی ہے کیونکہ سابقہ دو سالوں میں 5.9 فی صد کے مقابلے 2014-15ء اور 2016-17ء میں شرح ترقی اوسطاً 7.5 فی صد رہی ہے - حالانکہ گذشتہ چند سہ ماہی میں ترقی میں قدرے کمی آئی ہے - تاہم یہ ایک عارضی کمی ثابت ہو گی اور دستیاب اشاریوں کو اگر دیکھا جائے تو ایسا لگتا ہے کہ معیشت میں اس گراؤ میں کمی آئی ہے اور جی ڈی پی میں ایک بار پھر اضافہ متوقع ہے - زراعت ، تعاون اور کسانوں کی فلاح و بہبود کے محکمے نے 2016-17ء میں غذائی اجناس کی پیداوار کے ، جو پیشگی تخمینے لگائے ہیں ، اس کے مطابق مجموعی غذائی اجناس کی پیداوار 275.7 ملین ٹن ہونے کی توقع ہے ، جو کہ گذشتہ سال کے مجموعی اناجوں کی پیداوار یعنی 251.6 ملین ٹن کے مقابلے میں 9.6 فی صد زیادہ ہے - 2017-18ء کے پہلے پیشگی تخمینہ کے مطابق خریف موسم کے اناجوں کی پیداوار 134.67 ملین ٹن ہونے کا امکان ہے ، جب کہ 2016-17ء کے چوتھے پیشگی تخمینہ کے مطابق یہ 138.52 ملین ٹن ہے -

عالمی معاشی صورت حال میں سستی اور اس کے نتیجے میں ہندوستان کی برآمدات کی مانگ میں کمی کے باوجود صنعتی پیداوار کے عدد اشاریہ (آئی آئی پی) (آئی آئی پی کی نظر ثانی شدہ سیریز کے مطابق) 2015-16ء میں 3.3 فی صد کی ترقی کے مقابلے میں 2016-17ء میں 4.6 فی صد کی ترقی ہوئی ہے - اپریل - اگست ، 2017ء کے دوران صنعتی پیداوار کے عدد اشاریہ کی

عمومی ترقی 2.2 فی صد تھی ، جب کہ اس کے مقابلے گذشتہ سال کی اسی مدت میں یہ ترقی 5.9 فی صد تھی ۔ اگست ، 2017ء میں آئی آئی پی نے 4.3 فی صد کی ترقی درج کرائی ، جو کہ جون میں 0.2 فی صد اور جولائی 2017ء میں 0.9 فی صد کے مقابلے میں بہت زیادہ ہے ۔ ستمبر ، 2017ء میں مسافر گاڑیوں کی فروخت میں 11.3 فی صد کا اضافہ ہوا اور اپریل - ستمبر کے مہینے میں 9.2 فی صد کا اضافہ ہوا ۔ اسی طرح سے ستمبر ، 2017ء میں تجارتی گاڑیوں کی فروخت میں 25.3 فی صد ، جب کہ اپریل - ستمبر ، 2017ء میں 6 فی صد کا اضافہ ہوا ۔



عالمی مالیاتی فنڈ (آئی ایم ایف) کے اکتوبر ، 2017ء میں تخمینہ کے مطابق بھارت کی شرح ترقی ، 2017ء میں 6.7 فی صد اور 2018ء میں 7.4 فی صد متوقع ہے ۔ عالمی مالیاتی ادارے نے 2022ء تک بھارت کی شرح ترقی میں 8.2 فی صد کے اضافے کی بھی پیشین گوئی کی ہے ۔ چین کی شرح ترقی ، 2016ء میں 6.7 فی صد تھی اور 2017-18ء میں یہ ترقی بالترتیب 6.8 فی صد اور 6.5 فی صد ہونے کی امید ہے ۔ ہمیں امید ہے کہ سہ ماہی اور آنے والے سالوں میں اس شرح ترقی میں مزید اضافہ ہو گا اور یہ اضافہ آئی ایم ایف کی پیشین گوئیوں کے مقابلے میں بھی زیادہ بہتر ہو سکتا ہے ۔

U. No. 5335

(Release ID: 1507083) Visitor Counter : 3

